دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

چودہوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

آئینہ ہے یہ نور بدر کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

البدر

ضوابط
(۱) قیمت ہر حال مین پیشگی لیجاتی ہے
(۲) جواب طلب امر کے لئے جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ نہ آئے جواب نہین دیا جاویگا
(۳) خط و کتابت مین نمبر خریداری کا حوالہ ہو ورنہ جواب مین دیری ہوگی +

شرح قیمت
ہندوستان مین ۳ سالانہ
فارن ممالک مین ۳
خاص قادیان ۲
منتخب نامہ نگارون کو اخبار مفت روانہ ہوتا ہے
نمونہ کا پرچہ بشرطیکہ مقام طلوبہ کبھی کے نام اخبار نہ جاتا ہو مفت روانہ ہوتا ہے +

تشفا ہینی دوا ہینی غرض دارالامان ہینی

چہ گویم بالو گرائی چہادر قادیان بینی

ہر انگریزی ماہ کی - ۱ - ۸ - ۱۶ - ۲۴ - تاریخ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

اخبار البدر

مذہب اسلام کے ایک زندہ مذہب ہونے کی تائید اور دیگر کل مذاہب باطلہ کی تردید اسلامی احکام اور شریعت کی فلاسفی قرآنی حقائق اور معارف سے پر مضامین اگر دیکھنے ہون اور زمانہ کی ظلمت سے اگر نجات کے متلاشی ہو تو اس اخبار کو ضرور خرید و حضرۃ امام الزمان مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان اور آپکے جلیل القدر صحابہ کی زبان اور قلم سے نکلی ہوئی مضامین قرآن شریف کی عجیب و غریب تفسیر اور طبی مشورہ اور راز درج ہوتے ہین اسلام کے اندرونی اور بیرونی مخالفون کے اعتراضون کے جواب دئے جاتے ہین بلکہ ہر ایک ہمدرد قوم کو عموماً اور احمدی جماعت کو خصوصاً اس اخبار کی خریداری اور اشاعت کی طرف متوجہ ہونا چاہئے +

طب روحانی

بغیر دوا کے علاج کرنے کا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ جس کی نسبت اس زمانہ مین عام چرچا ہے اور جسکو دریافت ہو جانے سے بعض معجزات کی کلا ہر ایک مذہب اور ملت کے حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ مین بھی دیدی ہے …

……

ہمارے مرحوم و مغفور احمدی بھائی منشی احمد جان صاحب صوفی نقشبندی …

……

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم

یہ جواب فضل رحمانی جو کہ ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مخالفت مین لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضون کے جواب اس کتاب مین دئے گئے ہین اور اشاعت اسلام کیلئے جہاد کی عدم ضرورت کو ثابت کر کے دکھلایا ہے۔ قرآن کریم مین ذوالقرنین سے مراد مسیح علیہ السلام کا ہونا ثابت کیا ہے اور خر دجال۔ یاجوج ماجوج۔ تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہین قیمت ہر دو حصہ ۸ (مصنفہ محمد اسمعیل صاحب نقشہ نویس دہلی)

سر مکتوم

یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتون سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور نساء کم حرث لکم پر لطیف خیالات کا اظہار …

کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردون کے زندہ کرنیکا انجیل مین ذکر ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ مصنفہ بابو اسمعیل صاحب دہلوی قیمت …

رویائے صالحہ

اس مین مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت۔ محمد حسین صاحب بٹالوی کے کفرنامہ طیار کرنیکا اور حضرۃ مسیح موعود کا ثبوت صحف سابقہ سے دیا ہے قیمت …

اعجاز احمدی

۳۴ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہین اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہو تا ہے …

قول صحیح پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میان ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ آپنے اردو زبان مین حضرۃ مسیح موعود کی بیعت اور دعاوی کے ثبوت مین لکھی ہے زیر طبع ہے قیمت ۲ ہوگی …

براہین احمدیہ ازالہ اوہام سرمہ چشم آریہ یہ تین کتابین پرانی ایڈیشن کی چھپی ہوئی دفتر البدر مین مطلوب ہین اگر کوئی …

عاقبۃ المکذبین بٹالوی مخالف مولویون کا انجام جو ہوا اس کا بیان۔ بیعت کی دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات و حیات پر بحث اور …

اسلام اور اس کا بانی یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ مترجمہ منشی عبد العزیز خان صادق قیمت ۲ علاوہ محصولڈاک

صیانۃ الناس ۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ایک خط کا جواب بجناب فاضل امروہی قیمت علاوہ محصولڈاک

الہامی دعا ۔ رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت … علاوہ محصولڈاک

پنجابی تصانیف

کامن مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکے ضلع گجرات قیمت …

نظم برائے مستورات ابطرز کامن مصنف ایضاً …

روشنائی احمدیہ ساختہ مرزا عبد الکریم تاجر کتب دہلوی نہایت اعلی قسم فی تولہ …

مجربات

مصفی خون گولیان ۔ خالص عشبہ کے جوہر اور چوب چینی کی بنی ہوئین ۱۲ گولی …

سلائی گکرہ ۔ جسے ہندوستانی زبان مین روہے کہتے ہین خواہ پرانے ہون اس کے استعمال سے آرام ہو جاتا ہے …

اکسیر شکم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کیلئے شفا کا حکم رکھتی ہے …

علاج نکسیر بشرطیکہ ناک کے اندر زخم نہو اور دماغ سے خون آتا ہو تو ضرور آرام ہو جاتا ہے …

حب جدید برائے بخارون اور ابتدائی دق اور کھانسی وغیرہ کا علاج جس کا تجربہ خود قادیان مین بھی ہو چکا ہے …

روغن بہرہ پن بشرطیکہ مادر زاد بہرہ نہو اکثرون پر تجربہ ہوا کہ آرام ہو گیا ہے …

درد سر کی گولی …

نمبر ۴۴ | یوم سہ شنبہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۳ء مطابق ۴ رمضان المبارک ۱۳۲۱ھ پنجشنبہ | جلد ۲

بیان واقعہ ہائلہ شہادت مولوی صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب مرحوم رئیس اعظم خوست علاقہ کابل

غفر اللہ لہٗ

مولوی صاحب خوست علاقہ کابل سے قادیان میں آکر کئی مہینہ میرے پاس اور میری صحبت میں رہے۔ پھر بعد اس کے جب آسمان پر یہ امر قطعی طور پر فیصلہ پا چکا تھا کہ وہ درجہ شہادت پاویں تو اس کے لئے یہ تقریب پیدا ہوئی۔ کہ وہ مجھ سے رخصت ہو کر اپنے وطن کی طرف واپس تشریف لیگئے۔ اب جیسا کہ معتبر ذرائع سے اور خاص دیکھنے والوں کی معرفت مجھے معلوم ہوا ہے قضا وقدر سے یہ صورت پیش آئی۔ کہ مولوی صاحب جب سر زمین علاقہ ریاست کابل کے نزدیک پہونچے تو علاقہ انگریزی میں ٹھہر کر برگیڈیر محمد حسین کوتوال کو جو اُن کا شاگرد تھا ایک خط لکھا۔ کہ اگر آپ امیر صاحب سے میرے آنے کی اجازت حاصل کر کے مجھے اطلاع دیں تو امیر صاحب کے پاس بمقام کابل میں حاضر ہو جاؤں۔ بلا اجازت اس لئے تشریف نہ لے گئے کہ وقت سفر امیر صاحب کو یہ اطلاع دی تھی۔ کہ میں حج کو جاتا ہوں مگر وہ ارادہ قادیان میں بہت دیر تک ٹھہرنے سے پورا نہ ہو سکا۔ اور وقت ہاتھ سے جاتا رہا۔ اور چونکہ وہ میری نسبت شناخت کر چکے تھے کہ یہی شخص مسیح موعود ہے۔ اس لئے میری صحبت میں رہنا ان کو مقدم معلوم ہوا اور بموجب نص اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول حج کا ارادہ انہوں نے کسی دوسرے سال پر ڈال دیا۔ اور ہر ایک دل اس بات کو محسوس کر سکتا ہے کہ ایک حج کے ارادہ کرنے والے کے لئے اگر یہ بات پیش آجائے کہ وہ مسیح موعود کو دیکھ لے جس کا تیرہ سو برس سے اہل اسلام میں انتظار ہے تو بموجب نص صریح قرآن اور احادیث کے وہ بغیر اس کی اجازت کے حج کو نہیں جا سکتا ہاں باجازت اس کے دوسرے وقت میں جا سکتا ہے۔ غرض چونکہ وہ مرحوم سید الشہداء اپنی صحبت سے حج نہ کر سکا اور قادیان میں ہی دن گذر گئے۔ تو قبل اس کے کہ وہ سر زمین کابل میں وارد ہوں۔ اور حدود ریاست کے اندر قدم رکھیں احتیاطاً قرین مصلحت سمجھا۔ کہ انگریزی علاقہ میں رہ کر امیر کابل پر اپنی سرگذشت کھولدی جائے کہ اسطرح پر حج کرنے سے معذوری پیش آئی۔ سو انہوں نے مناسب سمجھا کہ برگیڈیر محمد حسین کوتوال کو خط لکھا تا وہ مناسب موقعہ پر اصل حقیقت مناسب لفظوں میں امیر صاحب کی خدمت میں گذارش کر دیں۔ اور اس خط میں یہ لکھا کہ اگرچہ میں حج کرنے کے لئے روانہ ہوا تھا۔ مگر مسیح موعود کی مجھے زیارت ہو گئی۔ اور چونکہ مسیح کے ملنے کے لئے اور اس کی اطاعت مقدم رکھنے کے لئے خدا اور رسول کا حکم ہے اس مجبوری سے مجھے قادیان میں ٹھیرنا پڑا۔ اور میں نے اپنی طرف سے یہ کام نہ کیا۔ بلکہ قرآن اور حدیث کی رو سے اسی امر کو ضروری سمجھا۔ جب یہ خط برگیڈیر محمد حسین کوتوال کو پہنچا تو اس نے وہ خط اپنے زانو کے نیچے رکھ لیا اور اس وقت پیش نہ کیا۔ مگر اس کے نائب کو جو مخالف اور شریر آدمی تھا کسیطرح پتہ لگ گیا۔ کہ یہ مولوی صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کا خط ہے۔ اور وہ قادیان میں ٹھیرے رہے۔ تب اس نے وہ خط کسی تدبیر سے نکال لیا اور امیر صاحب کے آگے پیش کر دیا۔ امیر صاحب نے برگیڈیر محمد حسین کوتوال سے دریافت کیا کہ کیا یہ خط آپکے نام آیا ہے۔ اس نے امیر کے موجودہ غیظ و غضب سے خوف کھا کر انکار کر دیا۔ پھر ایسا اتفاق ہوا کہ مولوی صاحب شہید نے کئی دن پہلے خط کے جواب کا انتظار کر کے ایک اور خط بذریعہ ڈاک محمد حسین کوتوال کو لکھا۔ وہ خط افسر ڈاکخانہ نے کھول لیا اور امیر صاحب کو پہنچا دیا۔ چونکہ قضا وقدر سے مولوی صاحب کی شہادت مقدر تھی۔ اور آسمان پر وہ برگزیدہ بزمرۂ شہداء داخل ہو چکا تھا۔ اس لئے امیر صاحب نے ان کے بلانے کے لئے حکمت عملی سے کام لیا اور ان کی طرف لکھا کہ آپ بلا خطرہ چلے آؤ۔ اگر یہ دعوے سچا ہو گا تو میں بھی مرید ہو جاؤں گا بیان کرنے والے کہتے ہیں کہ ہمیں یہ معلوم نہیں کہ خط امیر صاحب نے ڈاک میں بھیجا تھا یا دستی روانہ کیا تھا۔ بہرحال اس خط کو دیکھکر مولوی صاحب موصوف کابل کی طرف روانہ ہو گئے اور قضاؤ قدر نے نازل ہونا شروع کر دیا۔ راویوں نے بیان کیا ہے کہ جب شہید مرحوم کابل کے بازار سے گذرے تو گھوڑے پر سوار تھے اور ان کے پیچھے آٹھ سرکاری سوار تھے اور ان کی تشریف آوری سے پہلے عام طور پر کابل میں مشہور تھا کہ امیر صاحب نے اخوندزادہ صاحب کو دہوکہ دیکر بلایا ہے۔ اب بعد اس کے دیکھنے والوں کا یہ بیان ہے کہ جب اخوندزادہ صاحب مرحوم بازار سے گذرے تو ہم اور دوسرے بہت سے بازاری لوگ ساتھ چلے گئے اور یہ بھی بیان کیا کہ آٹھ سرکاری سوار خوست سے ہی اُن کے ہمراہ کئے گئے تھے۔ کیونکہ اُن کے خوست میں پہنچنے سے پہلے حکم سرکاری اُن کے گرفتار کرنے کے لئے حاکم خوست کے نام آچکا تھا۔ غرض جب امیر صاحب کے روبرو پیش کئے گئے تو مخالفوں نے پہلے ہی سے اُن کے مزاج کو بہت کچھ متغیر کر رکھا تھا۔ اس لئے وہ بہت ظالمانہ جوش سے پیش آئے اور حکم دیا کہ مجھے ان سے بو آتی ہے۔ ان کو فاصلہ پر کھڑا کرو۔ پھر تھوڑی سی دیر کے بعد حکم دیا کہ ان کو اس قلعہ میں جس میں خود امیر صاحب رہتے ہیں قید کر دو۔ اور زنجیر غراغراب لگا دو۔ یہ زنجیر وزنی ایک من چوبیس سیر انگریزی کا ہوتا ہے۔ گردن سے کمر تک گھیر لیتا ہے۔ اور اس میں ہتکڑی بھی شامل ہے اور نیز حکم دیا کہ پاؤں میں بیڑی وزنی آٹھ سیر انگریزی کی لگا دو۔ پھر اس کے بعد مولوی صاحب مرحوم چار مہینہ قید میں رہے اور اس عرصہ میں کئی دفعہ ان کو امیر کی طرف سے فہمائش ہوئی۔ کہ اگر تم اس خیال سے توبہ کرو کہ قادیانی درحقیقت مسیح موعود ہے تو تمہیں رہائی دیجاویگی۔ مگر ہر ایک مرتبہ انہوں نے یہی جواب دیا کہ میں صاحب علم ہوں۔ اور حق اور باطل کے شناخت کرنے کی خدا نے مجھے قوت عطا کی ہے میں نے پوری تحقیق سے معلوم کر لیا ہے کہ یہ شخص درحقیقت مسیح موعود ہے۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میرے اس پہلو کے اختیار کرنے میں میری جان کی خیر نہیں ہے اور میرے اہل و عیال کی بربادی ہے۔ مگر میں اس وقت اپنے ایمان کو اپنی جان اور ہر ایک دنیوی راحت پر مقدم سمجھتا ہوں شہید مرحوم نے نہ ایک دفعہ بلکہ قید ہونے کی حالت میں بارہا یہی جواب دیا۔ اور یہ قید انگریزی قید کی طرح نہیں تھی۔ جس میں انسانی کمزوری کا کچھ کچھ لحاظ رکھا جاتا ہے۔ بلکہ ایک سخت قید تھی جسکو انسان موت سے بدتر سمجھتا ہے۔ اس لئے لوگوں نے شہید موصوف کی اس استقامت اور استقلال کو نہایت تعجب سے دیکھا۔ اور درحقیقت تعجب کا مقام تھا کہ ایسا جلیل الشان شخص کہ جو کئی لاکھ روپیہ کی ریاست کابل میں جاگیر رکھتا تھا۔ اور اپنے فضائل علمی اور تقوی کی وجہ سے گویا تمام سر زمین کابل کا پیشوا تھا۔ اور قریباً پچاس برس کی عمر تک تنعم اور آرام میں زندگی بسر کی تھی اور بہت سا اہل و عیال اور عزیز فرزند رکھتا تھا۔ پھر یکدفعہ وہ ایسی سنگین قید میں ڈالا گیا جو موت سے بدتر تھی۔ اور جس کے تصور سے بھی انسان کے بدن پر لرزہ پڑتا ہے۔ ایسا نازک اندام اور نعمتوں کا پروردہ انسان وہ اُس روح کے گداز کرنے والی قید میں صبر کر سکے۔ اور جان کو ایمان پر فدا کرے بالخصوص جس حالت میں امیر کابل کی طرف بار بار ان کو پیغام پہنچتا تھا کہ اس قادیانی شخص کے تصدیق دعوی سے انکار کر دو تو تم ابھی عزت سے رہا کئے جاؤ گے۔ مگر اُس قوی الایمان بزرگ نے اس بار بار

کے وعدہ کی کچھ پرواہ نہ کی ۔اور بار بار یہی جوابدیا کہ مجھ سے یہ امید مت رکھو کہ میں ایمان پر دنیا کو مقدم رکھ لوں اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ جسکو میں نے خوب شناخت کر لیا ۔ اور ہر طرح سے تسلی کر لی اپنی موت کے خوف سے اُس کا انکار کردوں ۔ یہ انکار تو مجھ سے نہیں ہوگا ۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ میں نے حق پا لیا اس لئے چند روزہ زندگی کے لئے مجھ سے یہ بے ایمانی نہیں ہوگی ۔ کہ میں اُس ثابت شدہ حق کو چھوڑ دوں ۔ میں جان چھوڑنے کے لئے طیار ہوں اور فیصلہ کر چکا ہوں ۔ مگر حق میرے ساتھ جائے گا ۔ اُس بزرگ کے بار بار کے یہ جواب ایسے تھے کہ سرزمین کابل کبھی اُن کو فراموش نہیں کریگی ۔ اور کابل کے لوگوں نے اپنی تمام عمر میں یہ نمونہ ایمانداری اور استقامت کا کبھی نہیں دیکھا ہوگا ۔ اس جگہ یہ بھی ذکر کرنے کے لائق ہے ۔ کہ کابل کے امیروں کا یہ طریق نہیں ہے کہ اس قدر بار بار وعدہ معافی دیکر ایک عقیدہ کے چھوڑانے کے لئے توجہ دلائیں لیکن مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کی یہ خاص رعایت اس وجہ سے تھی کہ وہ ریاست کابل کا گویا ایک بازو تھا ۔ اور ہزارہا انسان اُس کے معتقد تھے اور جیسا کہ ہم اوپر لکھ چکے ہیں وہ امیر کابل کی نظر میں اس قدر منتخب عالم فاضل تھا کہ تمام علماء میں آفتاب کی طرح سمجھا جاتا تھا ۔ پس ممکن ہے کہ امیر کو بجائے خود یہ رنج بھی ہو ۔ کہ لیا برگزیدہ انسان علماء کے اتفاق رائے سے ضرور قتل کیا جائیگا ۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ آج کل ایک طور سے عنانِ حکومت کابل کی مولویوں کے ہاتھ میں ہے ۔ اور جس بات پر مولوی لوگ اتفاق کر لیں پھر ممکن نہیں کہ امیر اُس کے برخلاف کچھ کر سکے پس یہ امر قرین قیاس ہے کہ ایک طرف اس امیر کو مولویوں کا خوف تھا اور دوسری طرف شہید مرحوم کو بیگناہ دیکھتا تھا ۔ پس یہی وجہ ہے کہ وہ قید کی تمام مدت میں یہی ہدایت کرتا رہا کہ آپ اس شخص قادیانی کو مسیح موعود مت مانیں اور اس عقیدہ سے توبہ کریں ۔ تب آپ عزت کے ساتھ رہا کر دیئے جاؤ گے اور اسی نیت سے اس نے شہید مرحوم کو اس قلعہ میں قید کیا تھا جس قلعہ میں وہ آپ رہتا تھا تا متواتر فہمائش کا موقعہ ملتا رہے اور اس جگہ ایک اور بات لکھنے کے لائق ہے اور دراصل وہی ایک بات جو اس بلا کی موجب ہوئی اور وہ یہ ہے کہ عبد الرحمان شہید کے وقت سے یہ بات امراء اور مولویوں کو خوب معلوم تھی ۔ کہ قادیانی جو مسیح موعود کا دعویٰ کرتا ہے جہاد کا سخت مخالف ہے اور اپنی کتابوں میں بار بار اس بات پر زور دیتا ہے کہ اس زمانہ میں تلوار کا جہاد درست نہیں اور اتفاق سے اس امیر کے باپ نے جہاد کے واجب ہونے کے بارے میں ایک رسالہ لکھا تھا جو میرے شائع کردہ رسالوں کے بالکل مخالف ہے اور پنجاب کے شر انگیز بعض آدمی جو اپنے

تئیں موحد یا اہل حدیث کے نام سے موسوم کرتے تھے امیر کے پاس پہنچ گئے تھے غالباً ان کی زبانی امیر عبد الرحمن نے جو امیر حال کا باپ تھا میری ان کتابوں کا مضمون سن لیا ہوگا اور عبد الرحمن شہید کے قتل کی بھی یہی وجہ تھی کہ امیر عبد الرحمن نے خیال کیا تھا کہ یہ اُس گروہ کا انسان ہے جو لوگ جہاد کو حرام جانتے ہیں اور یہ بات یقینی ہے کہ قضا و قدر کی کشش سے مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم سے بھی یہ غلطی ہوئی کہ اس قید کی حالت میں بھی جتلا دیا ۔ کہ اب یہ زمانہ جہاد کا نہیں اور وہ مسیح موعود جو درحقیقت مسیح ہے اس کی یہی تعلیم ہے ۔ کہ اب یہ زمانہ دلائل کے پیش کرنے کا ہے ۔ تلوار کے ذریعہ سے مذہب کو پھیلانا جائز نہیں ۔ اور اب اس قسم کا پودہ ہرگز بارور نہیں ہوگا بلکہ جلد خشک ہو جائیگا ۔ چونکہ شہید مرحوم سچ کے بیان کرنے میں کسی کی پروا نہیں کرتے تھے ۔ اور درحقیقت اُن کو سچائی کے پھیلانے کے وقت اپنی موت کا بھی اندیشہ نہ تھا ۔ اس لئے ایسے الفاظ اُن کے منہ سے نکل گئے ۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ اُن کے بعض شاگرد بیان کرتے ہیں ۔ کہ جب وہ وطن کی طرف روانہ ہوئے تو بار بار کہتے تھے کہ کابل کی زمین اپنی اصلاح کے لئے میرے خون کی محتاج ہے اور درحقیقت وہ سچ کہتے تھے ۔ کیونکہ سرزمین کابل میں اگر ایک کروڑ اشتہار شائع کیا جاتا اور دلائل قویہ سے میرا مسیح موعود ہونا اُن میں ثابت کیا جاتا تو اُن اشتہارات کا ہرگز ایسا اثر نہ ہوتا جیسا کہ اس شہید کے خون کا اثر ہوا ۔ کابل کی سرزمین پر یہ خون اُس تخم کی مانند پڑا ہے ۔ جو تھوڑے عرصے میں بڑا درخت بنجاتا ہے اور ہزارہا پرندے اُس پر اپنا بسیرا لیتے ہیں اب ہم اس دردناک واقعہ کا باقی حصہ اپنی جماعت کے لئے لکھکر اس مضمون کو ختم کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ جب چار مہینے قید کے گزر گئے ۔ تب امیر نے اپنے روبرو شہید مرحوم کو بلا کر پھر اپنی عام کچہری میں توبہ کے لئے فہمائش کی اور بڑے زور سے رغبت دی کہ اگر تم اب بھی قادیانی کی تصدیق اور اس کے اصولوں کی تصدیق سے میرے روبرو انکار کرو تو تمہاری جان بخشی کی جائیگی اور تم عزت کے ساتھ چھوڑے جاؤ گے شہید مرحوم نے جوابدیا کہ یہ تو غیر ممکن ہے کہ میں سچائی سے توبہ کروں ۔ اس دنیا کے حکام کا عذاب تو موت تک ختم ہو جاتا ہے لیکن میں اس سے ڈرتا ہوں جس کا عذاب کبھی ختم نہیں ہو سکتا ۔ ہاں چونکہ میں سچ پر ہوں اس لئے چاہتا ہوں کہ ان مولویوں سے جو میرے عقیدے کے مخالف ہیں میری بحث کرائی جاوے اگر میں دلائل کے رو سے جھوٹا نکلا تو مجھ سزا دیجائے راوی اس قصہ کے کہتے ہیں ۔ کہ ہم اس گفتگو کے وقت موجود تھے ۔ امیر نے اس بات کو پسند کیا اور مسجد شاہی میں خان ملّا خان اور آٹھ مفتی بحث کے لئے منتخب کئے گئے ۔ اور ایک لاہوری ڈاکٹر جو خود پنجابی ہونے کی وجہ سے سخت مخالف تھا بطور ثالث کے مقرر کر کے بھیجا گیا بحث کے وقت مجمع کثیر تھا اور دیکھنے والے کہتے ہیں کہ ہم اُس بحث کے وقت موجود تھے ۔ مباحثہ تحریری تھا صرف تحریر ہوتی تھی اور کوئی بات حاضرین کو سنائی نہ جاتی تھی اس لئے اُس مباحثہ کا کچھ حال معلوم نہیں ہوا ۔ سات بجے صبح سے تین بجے سہ پہر تک مباحثہ جاری رہا ۔ پھر جب عصر کا آخری وقت ہوا تو کفر کا فتویٰ لگایا گیا ۔ اور آخری بحث میں شہید مرحوم سے یہ بھی پوچھا گیا کہ اگر مسیح موعود یہی قادیانی شخص ہے تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کیا کہتے ہو ۔ کیا وہ واپس دنیا میں آئیں گے یا نہیں ۔ تو انہوں نے بڑی استقامت سے جوابدیا ۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں ۔ اب وہ ہرگز واپس نہیں آئیں گے ۔ قرآن کریم ان کے مرجانے اور واپس نہ آنے کا گواہ ہے ۔ تب تو وہ لوگ ان مولویوں کی طرح جنہوں نے حضرت عیسیٰ کی بات کو سنکر اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے تھے گالیاں دینے لگے اور کہا اب اس شخص کے کفر میں کیا شک رہا اور بڑی غضبناک حالت میں یہ کفر کا فتویٰ لگایا گیا ۔ پھر بعد اس کے اخوند زادہ حضرت شہید مرحوم اسیطرح پابزنجیر ہونے کی حالت میں قید خانہ میں بھیجے گئے ۔ اور اس جگہ یہ بات بیان کرنے سے رہ گئی ہے کہ جب شاہزادہ مرحوم کی ان مفسد مولویوں سے بحث ہو رہی تھی ۔ تب آٹھ آدمی برہنہ تلواریں لیکر شہید مرحوم کے سر پر کھڑے تھے ۔ پھر بعد اس کے وہ فتویٰ کفر رات کے وقت امیر صاحب کی خدمت میں بھیجا گیا ۔ اور یہ چالاکی کی گئی کہ مباحثہ کے کاغذات ان کی خدمت میں عمداً نہ بھیجے گئے اور نہ عوام پر ان کا مضمون ظاہر کیا گیا ۔ یہ صاف اس بات پر دلیل تھی کہ مخالف مولوی شہید مرحوم کے ثبوت پیش کردہ کا کوئی رد نہ کر سکے ۔ مگر افسوس امیر پر کہ اس نے کفر کے فتوے پر ہی حکم لگا دیا ۔ اور مباحثہ کے کاغذات طلب نہ کئے ۔ حالانکہ اس کو چاہئے تو یہ تھا کہ اُس عادل حقیقی سے ڈر کر جس کی طرف عنقریب تمام دولت و حکومت کو چھوڑ کر واپس جائیگا ۔ خود مباحثہ کے وقت حاضر ہوتا ۔ بالخصوص جبکہ وہ خوب جانتا تھا کہ اس مباحثہ کا نتیجہ ایک معصوم بیگناہ کی جان ضائع کرنا ہے ۔ تو اس صورت میں مقتضائے خدا ترسی کا یہی تھا ۔ کہ بہرحال اُفتاں خیزاں اس مجلس میں جاتا ۔ اور نیز چاہئے تھا کہ قبل ثبوت کسی جرم کے اس شہید مظلوم پر یہ سختی روا نہ رکھتا ۔ کہ ناحق ایک مدت تک قید کے عذاب میں ان کو رکھتا ۔ اور زنجیروں اور ہتھکڑیوں کے شکنجہ میں اس کو دبایا جاتا ۔ اور آٹھ سپاہی برہنہ شمشیروں کے ساتھ اس کے سر پر کھڑے کئے جاتے اور اس طرح ایک عذاب اور رعب میں ڈالکر اُس کو ثبوت دینے سے روکا جاتا ۔ پھر اگر اس نے ایسا نہ کیا تو عادلانہ حکم دینے کے لئے یہ تو اس کا فرض تھا کہ کاغذات مباحثہ

کے اپنے حضور مین طلب کرتا - بلکہ پہلے سے یہ تاکید کر دیتا کہ کاغذات مباحثہ کے میرے پاس بھیج دینے چاہئین اور نہ صرف اس بات پر کفایت کرتا کہ آپ ان کاغذات کو دیکھتا بلکہ چاہئے تہا کہ سرکاری طور پر ان کاغذات کو چھپوا دیتا کہ دیکھو کیسے یہ شخص ہمارے مولویون کے مقابل پر مغلوب ہوگیا - اور کچھ ثبوت قادیانی کے مسیح موعود ہونے کے بارہ مین اور نیز جہاد کی ممانعت مین اور حضرت مسیح ع کے فوت ہوجانے کے بارے مین نہ دے سکا - ہائے وہ معصوم اس کی نظر کے سامنے ایک بکرے کی طرح ذبح کیا گیا اور باوجود صادق ہونے کے اور باوجود پورا ثبوت دینے کے اور باوجود ایسی استقامت کے کہ صرف اولیاء کو دیجاتی ہے - پھر بھی اس کا پاک جسم پتھرون سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا - اور اس کی بیوی اور اس کے یتیم بچون کو خوست سے گرفتار کر کے بڑی ذلت اور عذاب کے ساتھ کسی اور جگہ حراست مین بھیجا گیا - اے نادان کیا مسلمانون مین اختلاف مذہب اور رائے کی یہی سزا ہوا کرتی ہے - تو نے کیا سوچکر یہ خون کر دیا - سلطنت انگریزی جو اس امیر کی نگاہ اور نیز اس کے مولویون کے خیال مین ایک کافر کی سلطنت ہے - کس قدر مختلف فرقے اس سلطنت کے زیر سایہ رہتے ہین کیا اب تک اس سلطنت نے کسی مسلمان یا ہندو کو اس قصور کی بنا پر پھانسی دیدیا کہ اس کی رائے پادریون کی رائے کے مخالف ہے - ہائے - افسوس آسمان کے نیچے بڑا ظلم ہوا کہ ایک بیگناہ معصوم باوجود صادق ہونیکے باوجود اہل حق ہونیکے اور باوجود اس کے کہ وہ ہزارہا معزز لوگون کی شہادت سے تقوےٰ اور طہارت کے پاک پیرایہ سے مزین تہا - اس طرح بیرحمی سے محض اختلاف مذہب کیوجہ سے مارا گیا - اس امیر سے وہ گورنر ہزارہا درجہ اچھا تھا جس نے ایک مجرمی پر حضرت مسیح ع کو گرفتار کر لیا تہا یعنی پیلاطوس جس کا آج تک انجیلون مین ذکر موجود ہے - کیونکہ اس نے یہودیون کے مولویون کو جبکہ انہون نے حضرت مسیح پر کفر کا فتویٰ لکھکر یہ درخواست کی کہ اس کو صلیب دیجائے یہ جواب دیا کہ اس شخص کا مین کوئی گناہ نہین دیکھتا - افسوس اس امیر کو کم سے کم یہ تو پوچھنا چاہئے تھا کہ یہ سنگساری کا فتوے کس قسم کے کفر پر دیا گیا اور اس اختلاف کو کیون کفر مین داخل کیا گیا - اور کیون انہین یہ نہ کہا گیا کہ تمہارے فرقون میں خود اختلاف بہت ہین - کیا ایک فرقہ کو چھوڑ کر دوسرے کو سنگسار کرنا چاہئے جس امیر کا یہ طریق اور یہ عدل ہے نہ معلوم وہ خدا کو کیا جواب دیگا +

بعد اس کے کفر کا فتوےٰ لگا کر شہید مرحوم قیدخانہ مین بھیجا گیا صبح روز شنبہ کو شہید موصوف کو سلام خانہ یعنی خاص مکان دربار امیر صاحب مین بلایا گیا اُس وقت بھی بڑا مجمع تھا امیر صاحب جب ارک یعنی قلعہ سے نکلے تو راستہ مین شہید مرحوم ایک جگہ بیٹھے تھے اُن کے پاس ہوکر گذرے - اور پوچھا کہ اخوندزادہ صاحب کیا فیصلہ ہوا - شہید مرحوم [illegible] کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ان لوگون نے ظلم پر کمر باندھی ہی مگر سپاہیون مین کسی نے کہا کہ ملامت ہو گیا یعنی کفر کا فتوےٰ لگ گیا - پھر امیر صاحب اپنے اجلاس پر آئے تو اجلاس مین بیٹھتے ہی پہلے اخوندزادہ صاحب مرحوم کو بلایا اور کہا کہ آپ پر کفر کا فتوےٰ لگ گیا ہے اب کہو کیا توبہ کروگے یا سزا پاؤگے - تو انہون نے صاف لفظون مین انکار کیا اور کہا کہ مین حق سے توبہ نہین کر سکتا کیا مین جان کے خوف سے باطل کو مان لون - یہ مجھ سے نہین ہوگا تب امیر نے دوبارہ توبہ کے لئے کہا - اور توبہ کی حالت مین بہت امید دی اور وعدہ معافی دیا - مگر شہید موصوف نے بڑے زور سے انکار کیا اور کہا کہ مجھ سے یہ امید مت رکھو کہ مین سچائی سے توبہ کر دون - ان باتون کو بیان کرنیوالے کہتے ہین کہ یہ سنی سنائی باتین نہین بلکہ ہم خود اس مجمع مین موجود تھے اور مجمع کثیر تھا - شہید مرحوم ہر ایک فہمائش کا زور سے انکار کرتا تھا اور وہ اپنے لئے فیصلہ کر چکا تھا کہ ضرور ہے کہ مین اس راہ مین جان دون - تب اُس نے یہ بھی کہا کہ مین بعد قتل چھ روز تک پھر زندہ ہوجاؤن گا - یہ راقم کہتا ہے کہ یہ قول وحی الٰہی کی بنا پر ہوگا جو اس وقت ہوئی ہوگی - کیونکہ اس وقت شہید مرحوم منقطعین مین داخل ہوچکا تہا اور فرشتے اس سے مصافحہ کرتے تھے - تب فرشتون سے یہ خبر پاکر ایسا اُس نے کہا - اور اس قول کے یہ معنے تھے کہ وہ زندگی جو اولیاء اور ابدال کو دیجاتی ہے چھ روز تک مجھے ملجائیگی اور قبل اس کے جو خدا کا دن آوے یعنی ساتوان دن مین زندہ ہوجاؤن گا اور یاد رہے کہ اولیاء اللہ اور وہ خاص لوگ جو خدا تعالےٰ کی راہ مین شہید ہوتے ہین - وہ چند دنون کے بعد پھر زندہ کئے جاتے ہین جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء یعنی تم ان کو مردے مت خیال کرو جو اللہ کی راہ مین قتل کئے جاتے ہین وہ تو زندے ہین پس شہید مرحوم کا اس مقام کی طرف اشارہ تہا - اور مین نے ایک کشفی نظر مین دیکھا کہ ایک درخت سرو کی ایک بڑی لمبی شاخ جو نہایت خوبصورت اور سرسبز تھی ہمارے باغ مین سے کاٹی گئی - اور وہ ایک کے ہاتھ مین ہے - تو کسی نے کہا کہ اس شاخ کو اس زمین مین جو میرے مکان کے قریب ہے اُس بیری کے پاس لگا دو جو اس سے پہلے کاٹی گئی تھی - اور پھر دوبارہ اُگے گی اور ساتھ ہی مجھے وحی الٰہی ہوئی کہ کابل سے کاٹا گیا اور سیدھا ہماری طرف آیا - اس کی مین نے یہ تعبیر کی کہ تخم کیطرح شہید مرحوم کا خون زمین پر پڑا ہے اور وہ بہت بارور ہوکر ہماری جماعت کو بڑھا دے گا - اس طرف مین نے یہ خواب دیکھی اور اس طرف شہید مرحوم نے کہا کہ چھ روز تک مین زندہ کیا جاؤن گا میری خواب اور شہید مرحوم کے اس قول کا مآل ایک ہی ہے - شہید مرحوم نے مر کر میری جماعت کو ایک نمونہ دیا ہے اور درحقیقت میری جماعت ایک بڑے نمونہ کی محتاج تھی - اب تک انہین ایسے بھی پائے جاتے ہین کہ جو شخص اُن مین سے ادنےٰ خدمت بجا لاتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ اس نے بڑا کام کیا - اور قریب ہے کہ وہ میرے پر احسان رکھے حالانکہ خدا کا اسپر احسان ہے کہ اس خدمت کے لئے اس نے اس کو توفیق دی بعض ایسے ہین کہ پورے زور اور پورے صدق سے اسطرف نہین آئے اور جس قوت ایمان اور انتہا درجہ کے صدق و صفا کا وہ دعوےٰ کرتے ہین آخر تک اسپر قائم نہین رہ سکتے - اور دنیا کی محبت کے لئے دین کو کھو دیتے ہین - اور کسی ادنےٰ امتحان کی بھی برداشت نہین کر سکتے - خدا کے سلسلہ مین بھی داخل ہوکر ان کی دنیاداری کم نہین ہوتی - لیکن خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ایسے بھی ہین کہ وہ سچے دل سے ایمان لائے اور سچے دل سے اسطرف کو اختیار کیا اور اس راہ کے لئے ہر ایک دکھ اٹھانے کے لئے طیار ہین - لیکن جس نمونہ کو اس جوان مرد نے ظاہر کر دیا - اب تک وہ قوتین اس جماعت کی مخفی ہین - خدا سب کو وہ ایمان سکھاوے - اور وہ استقامت بخشے جس کا اس شہید مرحوم نے نمونہ پیش کیا ہے - یہ دنیوی زندگی جو شیطانی حملون کے ساتھ ملی ہوئی ہے کامل انسان بننے سے روکتی ہے اور اس سلسلہ مین بہت داخل ہونگے مگر افسوس کہ تھوڑے ہین کہ یہ نمونہ دکھائین گے +

پھر ہم اصل واقعہ کی طرف رجوع کر کے لکھتے ہین کہ جب شہید مرحوم نے ہر ایک مرتبہ توبہ کرنیکی فہمائش پر توبہ کرنے سے انکار کیا تو امیر نے اُن سے مایوس ہوکر اپنے ہاتھ سے ایک لمبا چوڑا کاغذ لکھا - اور اس مین مولویون کا فتوےٰ درج کیا اور اس مین یہ لکھا کہ ایسے کافر کی سنگسار کرنا سزا ہے - تب وہ فتویٰ اخوندزادہ مرحوم کے گلے مین لٹکا دیا گیا - اور پھر امیر نے حکم دیا کہ شہید مرحوم کے ناک مین چھید کر کے اس مین رسی ڈالدی جائے اور اُسی رسی سے شہید مرحوم کو کھینچ کر مقتل یعنی سنگسار کرنیکی جگہ تک پہنچایا جائے - چنانچہ اس ظالم امیر کے حکم سے ایسا ہی کیا گیا - اور ناک کو چھید کر سخت عذاب کے ساتھ اُس مین رسی ڈالی گئی - تب اس رسی کے ذریعہ سے شہید مرحوم کو نہایت ٹھٹھے ہنسی اور گالیون اور لعنت کے ساتھ مقتل تک لے گئے - اور امیر اپنے تمام مقربون کے ساتھ اور مع قاضیون - مفتیون اور دیگر اہلکارون کے یہ دردناک نظارہ دیکھتا ہوا مقتل تک پہنچا - اور شہر کی ہزارہا مخلوق جن کا شمار کرنا مشکل ہے اس تماشہ کے دیکھنے کے لئے گئی - جب مقتل پر پہنچے تو شاہزادہ مرحوم کو کمر تک زمین مین گاڑ دیا اور پھر اس حالت مین جبکہ وہ کمر تک زمین مین گاڑ دیئے گئے تھے امیر اُن کے پاس گیا - اور کہا کہ اگر تو قادیانی سے جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے انکار کرے تو اب بھی مین تجھے بچا لیتا ہون - اب تیرا آخری وقت ہے اور یہ آخری موقعہ ہے جو تجھے دیا جاتا ہے اور اپنی جان اور اپنی عیال پر

مامور من اللہ جو سلسلہ کے آخر مین آتے ہین۔ جیسے کہ سلسلہ موسویہ مین حضرت عیسے علیہ السلام اور سلسلہ محمدیہ مین یہ عاجز یہی راز ہے کہ جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت قرآن شریف مین یعصمک اللہ کی بشارت ہے۔ ایسا ہی اُس خدا کی وحی مین میرے لئے یعصمک اللہ کی بشارت ہے اور سلسلہ کے اول اور آخر کے مرسل جو صدر سلسلہ ہین شہید کئے جاوین تو عوام کو اس رسل کی نسبت بہت شبہات پیدا ہو جاتے ہین۔ کیونکہ ہنوز وہ اس سلسلہ کی پہلی اینٹ ہوتا ہے۔ پس اگر سلسلہ کی بنیاد پڑتے ہی اس سلسلہ پر یہ پتھر پڑین کہ جو بانی سلسلہ ہے وہی قتل کیا جاوے تو یہ ابتلا عوام کی برداشت سے برتر ہوگا اور ضرور وہ شبہات مین پڑین گے اور ایسے بانی کو نعوذ باللہ مفتری قرار دین گے مثلاً اگر حضرۃ موسیٰ فرعون کے روبرو جا کر اسی روز قتل کئے جاتے یا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس روز جسدن قتل کے لئے مکہ مین آپکے گھر کا محاصرہ کیا گیا تھا۔ کافرون کے ہاتھ سے شہید کئے جاتے۔ تو شریعت اور سلسلہ کا وہین خاتمہ ہو جاتا اور بعد اس کے کوئی نام بھی نہ لیتا۔ پس یہی حکمت تھی کہ باوجود ہزارون جانی دشمنون کے نہ حضرت موسےٰ شہید ہو سکے۔ اور نہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو سکے اور اگر آخر سلسلہ کا مرسل شہید کیا جائے تو عوام کی نظر مین خاتمہ سلسلہ پر ناکامی اور نامرادی کا داغ لگایا جائے گا۔ اور خدا تعالےٰ کا منشار یہ ہے۔ کہ خاتمہ سلسلہ کا فتح اور کامیابی کے ساتھ ہو۔ کیونکہ حکم خواتیم پر ہوتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا منشار ہرگز نہین کہ خاتمہ سلسلہ پر دشمن ملعون کو کوئی خوشی پہونچے۔ جیسا کہ اس کا منشار نہین ہے کہ سلسلہ کی ابتدا مین ہی پہلی اینٹ کے ٹوٹنے سے ہی دشمن لعنتی خوشی سے بغلین بجاوین۔ پس اسی لئے حکمت الٰہیہ نے سلسلہ موسویہ کے آخر مین حضرۃ عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب کی موت سے بچا لیا۔ اور سلسلہ محمدیہ کے آخر مین بھی اسی غرض سے کوشش کی گئی یعنی خون کا دعویٰ کیا گیا تا محمدی مسیح کو صلیب پر کھینچا جائے۔ مگر خدا کا فضل پہلے مسیح کی نسبت بھی اس مسیح پر زیادہ جلوہ نما ہوا اور سزائے موت سے اور ہر ایک سزا سے محفوظ رکھا۔ غرض چونکہ اول اور آخر سلسلہ کے دو دیوارین ہین اور دو پشتیبان ہین۔ اس لئے عادۃ اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ اول سلسلہ اور آخر سلسلہ کے مرسل کو قتل سے محفوظ رکھتا ہے۔ اگرچہ شریر اور خبیث آدمی بہت کوشش کرتے ہین کہ قتل کر دین مگر خدا کا ہاتھ اُن کے ساتھ ہوتا ہے۔ بعض وقت نادان دشمن دہوکہ سے یہ خیال کرتا ہے کہ کیا مین نیک نہین ہون۔ اور کیا مین نماز اور روزہ کا پابند نہین۔ جیسا کہ یہود کے فقیہون اور فریسیون کو یہی خیال تھا بلکہ بعض انہین سے حضرت عیسےٰ کے وقت مین ملہم ہونے کا بھی دعوے کرتے تھے۔ مگر ایسا نادان یہ نہین جانتا کہ جو خدا کے صادق بندے ہوتے ہین۔ اور گہرے تعلق اُس کے ساتھ رکھتے ہین۔ وہ اُس صدق اور وفا اور محبت الٰہیہ سے رنگین ہوتے ہین۔ کہ خدا تعالےٰ کو اُنکا ساتھ دینا پڑتا ہے اور اُن کے دشمن کو ہلاک کرتا ہے۔ جیسا کہ بلعم نے تکبر اور غرور سے یہ خیال کیا۔ کہ کیا موسیٰ مجھ سے بہتر ہے مگر موسیٰ کا خدا کے ساتھ ایک تعلق تھا جسکو لفظ ادا نہین کر سکتے اور جو بیان کرنے مین نہین آ سکتا۔ اس لئے اندھا بلعم اُس تعلق سے بیخبر تھا اور جو اپنے سے بہت بڑا تھا اُس کا مقابلہ کر کے مارا گیا سو ہمیشہ یہ امر واقع ہوتا ہے کہ جو خدا کے خاص بندے اور وفادار بندے ہین۔ اُن کا صدق خدا کے ساتھ اُس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ یہ دنیادار اندھے اسکو دیکھ نہین سکتے۔ اس لئے ہر ایک سجادہ نشینون اور مولویون مین سے اُن کے مقابلے کے لئے اُٹھتا ہے اور وہ مقابلہ اُس سے نہین بلکہ خدا سے ہوتا ہے بھلا یہ کیونکر ہو سکے کہ جس شخص کو خدا نے ایک عظیم الشان غرض کے لئے پیدا کیا ہے اور جس کے ذریعہ سے خدا چاہتا ہے کہ ایک بڑی تبدیلی دنیا مین ظاہر کرے ایسے شخص کو چند جاہل اور بزدل اور خام اور ناتمام اور ریو با زاہدون کی خاطر سے ہلاک کر دے اگر دو کشتیون کا باہم ٹکراؤ ہو جائے جنمین سے ایک ایسی ہے۔ کہ اُس مین بادشاہ وقت جو عادل اور کریم الطبع اور فیاض اور سعید النفس ہے معہ اپنے خاص ارکان کے سوار ہے اور دوسری کشتی ایسی ہے جسمین چند چوہڑے چار یا سانسی بد معاش بدوضع بیٹھے ہین اور ایسا موقعہ آ پڑا ہے کہ ایک کشتی کا بچاؤ اس مین ہے کہ دوسری معہ اُس کی سوارون کے تباہ کیجائے تو اب بتلاؤ کہ اُس وقت کونسی کارروائی بہتر ہوگی۔ کیا اُس بادشاہ عادل کی کشتی تباہ کی جائیگی۔ یا اُن بد معاشون کی کہ جو حقیر و ذلیل ہین تباہ کر دیجائیگی۔ مین تمہین سچ سچ کہتا ہون کہ بادشاہ کی کشتی بڑے زور اور حمایت سے بچائی جائے گی۔ اور ان چوہڑون چارون کی کشتی تباہ کر دی جاوے گی۔ اور وہ بالکل لاپرواہی سے ہلاک کر دئے جاوین گے۔ اور اُن کے ہلاک ہونے مین خوشی ہوگی۔ کیونکہ دنیا کو بادشاہ عادل کے وجود کی بہت ضرورت ہے۔ اور اس کا مرنا ایک عالم کا مرنا ہے۔ اگرچہ چند چوہڑے اور چمار مر گئے تو اُن کی موت سے کوئی خلل دنیا کے انتظام مین نہین آ سکتا۔ پس خدا تعالےٰ کی یہی سنت ہے کہ جب اُس کے مرسلون کے مقابل پر ایک اور فریق کھڑا ہو جاتا ہے۔ تو گو وہ اپنے خیال مین کیسے ہی اپنے تئین نیک قرار دین اُنہین کو خدا تعالیٰ تباہ کرتا ہے اور اُنہین کی ہلاکت کا وقت آ جاتا ہے کیونکہ وہ نہین چاہتا کہ جس غرض کے لئے اپنے کسی مرسل کو مبعوث فرماتا ہے اس کو ضائع کرے۔ کیونکہ اگر ایسا کرے تو پھر وہ خود اپنی غرض کا دشمن ہوگا۔ اور پھر زمین پر اُس کی کون عبادت کریگا۔ دنیا کثرت کو دیکھتی ہے اور خیال کرتی ہے کہ یہ فرقہ بہت بڑا ہے۔ سو یہ اچھا ہے اور نادان خیال کرتا ہے کہ یہ لوگ ہزارون لاکھون مساجد مین جمع ہوتے ہین کیا یہ بُرے ہین۔ مگر خدا کثرت کو نہین دیکھتا وہ دلون کو دیکھتا ہے۔ خدا کے خاص بندون مین محبت الٰہی اور صدق اور وفا کا ایک خاص نور ہوتا ہے کہ اگر مین بیان کر سکتا تو بیان کرتا۔ لیکن مین کیا بیان کرون جب سے دنیا ہوئی اس راز کو کوئی نبی یا رسول بیان نہین کر سکا خدا کے باوفا بندون کی اس طور سے آستانہ الٰہی پر روح گرتی ہے۔ کہ کوئی لفظ ہمارے پاس نہین کہ اس کیفیت کو دکھلا سکے۔

اب بعد اس کے بقیہ ترجمہ کر کے اس مضمون کو ختم کرتا ہون خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اگرچہ مین تجھے قتل سے بچا لونگا مگر تیری جماعت مین سے دو بکریان ذبح کی جائینگی اور ہر ایک جو زمین پر ہے آخر فنا ہوگا یعنی بیگناہ اور معصوم ہونیکی حالت مین قتل کی جائینگی۔ یہ خدا تعالےٰ کی کتابون مین محاورہ ہے کہ بیگناہ اور معصوم کو بکرے یا بکری سے تشبیہ دیجاتی ہے اور کبھی گائیون سے بھی تشبیہ دیجاتی ہے۔ سو خدا تعالےٰ نے اسجگہ انسان کا لفظ چھوڑ کر بکری کا لفظ استعمال کیا۔ کیونکہ بکری مین دو ہنر ہین وہ دودھ بھی دیتی ہے اور پھر اُس کا گوشت بھی کھایا جاتا ہے اور یہ پیشگوئی شہید مرحوم مولوی محمد عبداللطیف اور ان کے شاگرد عبدالرحمن کے بارہ مین ہے کہ جو براہین احمدیہ کے لکھے جانے کے بعد پورے تئیس ۲۳ برس بعد پوری ہوئی ...... اب تک لاکھون کروڑون انسانون نے اس پیشگوئی کو میری کتاب براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۱ مین پڑھا ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ جیسا کہ ابھی مین نے لکھا ہے کہ بکری کی صفتون مین سے ایک دودھ دینا ہے اور ایک اُس کا گوشت ہے جو کھایا جاتا ہے۔ یہ دونون بکری کی صفتین مولوی عبداللطیف صاحب موصوف کی شہادۃ سے پوری ہوئین۔ کیونکہ مولوی صاحب موصوف نے مباحثہ کے وقت انواع اقسام کے معارف اور حقائق بیان کر کے مخالفون کو دودھ دیا۔ گو بدقسمت مخالفون نے وہ دودھ نہ پیا اور پھینکدیا اور پھر شہید مرحوم نے اپنی جان کی قربانی سے اپنا گوشت دیا اور خون بہایا۔ تا مخالف اس گوشت کو کھاوین۔ اور اس خون کو پیوین۔ یعنی محبت کے رنگ مین اور اس طرح اس پاک قربانی سے فائدہ اُٹھاوین اور سوچ لین۔ کہ جس مذہب اور جس عقیدہ پر وہ قائم ہین اور جسپر اُن کے باپ دادے مر گئے کیا ایسی قربانی کبھی وہ ہو لئے کی۔ کیا ایسا صدق اور اخلاص کبھی کسی نے دکھلایا کیا ممکن ہے کہ جب تک انسان یقین سے پُر ہو کر خدا کو نہ دیکھ لے وہ ایسی قربانی دے سکے بیشک ایسا خون اور ایسا گوشت ہمیشہ حق کے طالبون کو اپنی طرف دعوت کرتا رہیگا جب تک کہ دنیا ختم ہو جاوے۔ غرض چونکہ صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کو ان دو صفتون کی وجہ سے بکری سے بہت مشابہت

بھی۔ اور میان عبدالرحمن بھی بکری سے مشابہت رکھتا تھا اس لئے ان کو بکری کے نام سے یاد کیا گیا اور چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا۔ کہ اس راقم اور اس کی جماعت پر اس ناحق کے خون سے بہت صدمہ گزریگا۔ اس لئے اس وحی کے مابعد آنیوالے فقرون مین تسلی اور عزاپرسی کے رنگ مین کلام نازل فرمایا جو ابھی عربی مین لکھ چکا ہون جس کا یہ ترجمہ ہے کہ اس مصیبت اور اس سخت صدمہ سے تم غمگین اور آزردہ مت ہو کیونکہ اگر دو آدمی تم مین سے مارے گئے تو خدا تمہارے ساتھ ہے وہ دو کے عوض ایک قوم تمہارے پاس لائیگا۔ اور وہ اپنے بندے کے لئے کافی ہے۔ کیا تم نہین جانتے کہ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے اور یہ لوگ جبکہ ان دو مظلومون کو شہید کرین گے ہم تجھ کو [illegible] گواہ لائین گے۔ اور کس گناہ سے انھون نے شہید کیا تھا۔ اور خدا تیرا اجر دیگا اور تجھ سے راضی ہوگا۔ اور تیرے نام کو پورا کریگا۔ یعنے احمد کے نام کو جس کے یہ معنے ہین کہ خدا کی بہت تعریف کرنیوالا اور وہی شخص خدا کی بہت تعریف کرتا ہے جس پر خدا کے انعام اکرام بہت نازل ہوتے ہین پس مطلب یہ ہے کہ خدا تجھ پر انعام اکرام کی بارش کریگا اس لئے تو سب سے زیادہ اس کا ثنا خوان ہوگا۔ تب تیرا نام جو احمد ہے پورا ہو جائیگا۔ پھر بعد اس کے فرمایا کہ ان شہیدون کے مارے جانے سے تم مت ڈرو۔ ان کی شہادت مین حکمت الٰہی ہے اور بہت باتین ہین۔ جو تم چاہتے ہو کہ وہ وقوع مین آوین حالانکہ ان کا واقع ہونا تمہارے لئے اچھا نہین ہوتا ہے اور خدا خوب جانتا ہے کہ تمہارے لئے کیا بہتر ہے مگر تم نہین جانتے۔ اس تمام وحی الٰہی مین یہ سمجھایا گیا ہے کہ صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کا اس بیرحمی سے مارا جانا اگرچہ ایسا امر ہے کہ اس کے سننے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے (وما رئینا ظلما اغیظ من ہذا) لیکن اس خون مین بہت برکات ہین کہ بعد مین ظاہر ہونگے۔ اور کابل کی زمین دیکھ لیگی کہ یہ خون کیسے کیسے پھل لائیگا یہ خون کبھی ضائع نہین جائیگا پہلے اس سے غریب عبدالرحمن میری جماعت کا ظلم سے مارا گیا اور خدا چپ رہا مگر اس خون پر اب وہ چپ نہین رہیگا اور بڑے بڑے نتائج ظاہر ہونگے چنانچہ سنا گیا ہے کہ جب شہید مرحوم کو ہزارون پتھرون سے قتل کیا گیا تو انہین دنون مین سخت ہیضہ کابل مین پھوٹ پڑا اور بڑے بڑے ریاست کے نامی اس کا شکار ہوگئے اور بعض امیر کے رشتہ دار اور عزیز بھی اس جہان سے رخصت ہوئے مگر ابھی کیا ہے یہ خون بڑی بیرحمی کیساتھ کیا گیا ہے اور آسمان کے نیچے ایسے خون کی اس زمانہ مین نظیر نہین ملے گی۔ ہائے اس نادان امیر نے کیا کیا کہ ایسے معصوم شخص کو کمال بیدردی سے قتل کر کے اپنے تئین تباہ کر لیا اے کابل کی زمین تو گواہ رہ کہ تیرے پر سخت جرم کا ارتکاب کیا گیا۔ اے بدقسمت زمین تو خدا کی نظر سے گر گئی کہ تو اس ظلم عظیم کی جگہ ہے۔

ایک جدید کرامت مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کی

جب مین نے اس کتاب کو لکھنا شروع کیا تو میرا ارادہ تھا کہ قبل اس کے جو ۱۶ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ کو بمقام گورداسپور ایک مقدمہ پر جا کون جو ایک مخالف کی طرف سے فوجداری مین میرے پر دائر ہے یہ رسالہ تالیف کرلون اور اس کو ساتھ لیجاؤن تو ایسا اتفاق ہوا کہ مجھے درد گردہ سخت پیدا ہوا مین نے خیال کیا کہ یہ کام ناتمام رہ گیا صرف دو چار دن ہین۔ اگر مین اسیطرح درد گردہ مین مبتلا رہا جو ایک مہلک بیماری ہے تو یہ تالیف نہین ہوسکیگا۔ تب خدا تعالیٰ نے مجھے دعا کی طرف توجہ دلائی۔ مین نے رات کے وقت جبکہ تین گھنٹے کے قریب بارہ بجے کے بعد رات گذر چکی تھی اپنے گھر کے لوگون سے کہا کہ اب مین دعا کرتا ہون تم آمین کہو سو مین نے اسی دردناک حالت مین صاحبزادہ مولوی عبداللطیف کے تصور سے دعا کی۔ کہ یا الٰہی اس مرحوم کے لئے مین اس کو لکھنا چاہتا تھا تو ساتھ ہی مجھے غنودگی ہوئی اور الہام ہوا سلام قولا من رب رحیم یعنی سلامتی اور عافیت ہے یہ خدائے رحیم کا کلام ہے پس قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے کہ ابھی صبح کے چھ نہین بجے تھے کہ مین بالکل تندرست ہو گیا اور اسی روز نصف کے قریب کتاب کو لکھ لیا۔ فالحمد للہ علی ذالک

بیان شہادۃ میان عبدالرحمن صاحب مرحوم شاگرد مولوی صاحبزادہ عبداللطیف رئیس اعظم خوست ملک افغانستان

مولوی صاحبزادہ عبداللطیف صاحب مرحوم کی شہادۃ سے تخمیناً دو برس پہلے اُن کے ایما اور ہدایت سے میان عبدالرحمن شاگرد رشید اُن کے قادیان مین شاید دو یا تین دفعہ آئے۔ اور ہر ایک مرتبہ کئی کئی مہینہ تک رہے۔ اور متواتر صحبت اور تعلیم اور دلائل کے سننے سے اُن کا ایمان شہداء کا رنگ پکڑ گیا۔ اور آخری دفعہ جب کابل واپس گئے تو وہ میری تعلیم سے پورا حصہ لے چکے تھے اور اتفاقاً ان کی حاضری کے ایام مین بعض کتابین میری طرف سے جہاد کی ممانعت مین چھپی تھین جن سے ان کو یقین ہو گیا تھا

کہ یہ سلسلہ جہاد کا مخالف ہے پھر ایسا اتفاق ہوا کہ جب وہ مجھ سے رخصت ہو کر پشاور مین پہونچے تو اتفاقاً خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر سے جو پشاور مین تھے اور میرے مرید ہین ملاقات ہوئی اور انہی دنون مین خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک رسالہ جہاد کی ممانعت مین شائع کیا تھا۔ اس سے ان کو بھی اطلاع ہوئی اور وہ مضمون ایسا اُن کے دل مین بیٹھ گیا کہ کابل مین جا کر جا بجا انھون نے یہ ذکر شروع کیا کہ انگریزون سے جہاد کرنا درست نہین کیونکہ وہ ایک کثیر گروہ مسلمانون کے حامی ہین اور کئی کروڑ مسلمان امن و عافیت سے اُن کے زیر سایہ زندگی بسر کرتے ہین تب یہ خبر رفتہ رفتہ امیر عبدالرحمن کو پہنچ گئی۔ اور یہ بھی بعض شریر پنجابیون نے جو اس کے ساتھ ملازمت کا تعلق رکھتے ہین۔ اس پر ظاہر کیا کہ یہ ایک پنجابی شخص کا مرید ہے جو اپنے تئین مسیح موعود ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کی یہ بھی تعلیم ہے کہ انگریزون سے جہاد درست نہین بلکہ اس زمانہ مین قطعاً جہاد کا مخالف ہے۔ تب امیر یہ سنکر بہت برافروختہ ہوا اور اس کو قید کرنیکا حکم دیا تا مزید تحقیقات سے کچھ زیادہ حال معلوم ہو۔ آخر یہ بات پایہ ثبوت کو پہونچگئی کہ ضرور یہ شخص مسیح قادیانی کا مرید اور مسئلہ جہاد کا مخالف ہے۔ تب اُس مظلوم کو گردن مین کپڑا ڈالکر اور دم بند کر کے شہید کیا گیا۔ کہتے ہین کہ اس کی شہادت کے وقت بعض آسمانی نشان ظاہر ہوئے ◆

یہ تو میان عبدالرحمن شہید کا ذکر ہے۔ اور اوپر ہم مولوی صاحبزادہ عبداللطیف کی شہادت کا ذکر کر چکے ہین اور اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہین کہ اس قسم کا ایمان حاصل کرنے کے لئے دعا کرتے رہین۔ کیونکہ جب تک انسان کچھ خدا کا اور کچھ دنیا کا ہے تب تک آسمان پر اُس کا نام نہین ◆

مقدمہ

۱۲ نومبر سے لیکر ۱۶ نومبر تک صرف مقدمہ مولوی کرم الدین صاحب بنام حضرۃ اقدس و حکیم فضل دین صاحب دائر رہا مستغیث اور اس کی شہادتون کے بیان جنمین مولوی ثناء اللہ بھی تھی ابتدا مین ہوئے مگر خواجہ صاحب نے جرح محفوظ رکھی بعد گذرجانے شہادتون کے ۱۶ نومبر تک خواجہ صاحب صرف مولوی کرم الدین صاحب مستغیث پر جرح کرتے رہے جو کہ ابھی نامکمل ہے اور آئندہ تاریخ ۱۵ دسمبر قرار پائی ہے اس مقدمہ مین مولویون کے عقائد متعلق مسیح و مہدی خونی و مسئلہ جہاد خوب کھل جاوین گے ◆

مراسلات

ہر کہ با صادق آویخت آبروئے خود ریخت

ضمیمہ شحنۂ ہند مطبوعہ یکم ستمبر سنہ ۱۹۰۳ء نمبر ۳۳ جلد ۲ و ۲۳ مین ایک صاحب عبدالحکیم نامی ساکن اٹاوہ کی تحریر شائع ہوئی ہے۔ اس تحریر سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی لوٹی اپنے ہاتھون اتار کر دوسرون کی عزت پر دست درازی کرنا چاہتے ہین۔ شوخ چشمی اس قدر بڑھی ہوئی ہے کہ اپنے قلم سے آپکو مرتد لکھتے ہین عبارت ان کی یہ ہے "یہ امر ان بزرگوار کو جن کی تحریک سے مین مرزائی مرتد ہوا تھا شاق گذرا" اس تحریر مین عبدالحکیم صاحب نے اپنی مختصر سوانح عمری بھی لکھی ہے ہم چاہتے ہین کہ اوسے مکمل کر کے ناظرین کے روبرو پیش کرین۔ پس واضح ہو کہ عبدالحکیم صاحب اس متوفی شخص کے فرزند ارجمند ہین جو بڑے نیک چلن آدمی تھے اور جنکی خوش وضعی اب تک شہر مین زبان زد خاص و عام ہے۔ مایہ علمی عبدالحکیم صاحب کا اس قدر ہے کہ آپ صرف اردو مڈل پاس ہین۔ عربی انگریزی بالکل نہین جانتے فارسی عبارت بھی صحیح طور پر نہین پڑھ سکتے بلکہ دراصل اردو بھی کامل طور پر نہین پڑھ سکتے اس پر خوش فہمی تو آپ ہی کے حصہ مین آگئی ہے طرفہ یہ ہے کہ اس مبلغ علم پر آپ ایک کتاب بغل مین دبا کر ہر ایک شخص سے بحث مباحثہ و سر پھٹول کو طیار رہتے ہین آپ کی سخن فہمی کا بھی کیا پوچھنا ہے اپنی اسی تحریر مورخہ ۲۷ راگست سنہ ۱۹۰۳ء مین اپنی نسبت لکھتے ہین۔

"مین پہلے اس سے ایک سیدھا سادہ کلمہ گو پابند صوم و صلوۃ تھا" جس سے ظاہر ہے کہ آپ ۲۷ راگست سنہ ۰۳ء نہ پابند صوم و صلوۃ رہے نہ سیدھے سادے کلمہ گو۔ سچ ہے

رسا طبعا مثال نیش کژدم ✤ کبھی کج فہم کو سیدھا نہ پایا

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا باقی حالات ان عبدالحکیم صاحب کے اور سنیئے تھوڑا عرصہ گذرا کہ یہ حضرت جناب مولوی تفضل حسین صاحب تحصیلدار کی خدمت مین دنرات رہا کرتے تھے اور ان کے دسترخوان پر کھانا بھی کھایا کرتے تھے۔ اس طرح رسوخ بڑھانے کے بعد ملازمت کے خواہشمند ہوئے تحصیلدار صاحب نے کوشش کر کے ان کو سررشتہ میونسپلٹی ضلع مین لیوری مین ایک محرر کی جگہ پر مقرر کرا دیا یہ وہ زمانہ ہے جب عبدالحکیم صاحب حضرت اقدس مرزا صاحب قادیانی کے مرید ہو گئے تھے اور مرزا صاحب کی جماعت مین بہت کچھ جوش دکھاتے تھے۔ جب مین لیوری مین محرر ہو گئے تو پھر انہون نے خوب ہاتھ پاؤن نکالے اور ایسی نیک چلنی اور خوش فہمی اختیار کی کہ ان پر ایک مقدمہ قائم ہوا اور آخر کار محرری سے علیحدہ کئے گئے۔ غالباً اسی زمانہ مین مولوی تفضل حسین صاحب نے پنشن کی درخواست کی اور وہ عبدالحکیم صاحب کو کوئی دوسری جگہ ملجانے کے لئے کچھ اور کوشش نکر سکے۔ بس پھر کیا تھا عبدالحکیم صاحب نے بھی اپنا رنگ بدلا اور مولوی صاحب اور مرزا صاحب قادیانی کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے۔ چند خود پسند کوتہ اندیش گوارٹھیو نکی ترغیب سے اونھون نے ضمیمہ شحنۂ ہند اور جعفر زٹلی کے پرچے کہین سے بہم پہنچا کر شہر مین گشت لگانا اور چندہ فراہم کرنا اور مرزا صاحب کے خلاف وعظ کرنا شروع کیا۔ حیادار ایسے ہین کہ مولوی تفضل حسین صاحب تحصیلدار کی برائی کرتے پھرتے ہین اور اونہین کے مکان پر اب بھی آتے جاتے ہین اور ان کے سامنے بہت سی باتون مین ہان مین ہان ملاتے ہین۔

. . . .

. . . . اس پر طرہ یہ ہوا کہ ہماری محکمہ کے مولابخش اور کلو حجام اور نتاب خان معمار جو برادر عزیز سید صادق حسین مختار عدالت کے سمجھانے سے مرزا صاحب کے مرید ہو گئے تو امر عبدالحکیم صاحب کو بہت ناگوار گذرا ہمارے خاندان سے اور عبدالحکیم صاحب کے خاندان سے چونکہ مدت سے عداوت چلی آتی ہے یہان تک کہ عدالتہائے مقدمہ بازی بھی کئی مرتبہ ہو چکی ہے اس لئے اب حسد کے جوش نے عبدالحکیم صاحب کو جلے پھپھولے پھوڑنے کا خوب حوصلہ دلایا۔ پس مرزا صاحب کی بحث کو اونھون نے ایک پردہ قرار دیکر ہم لوگون کو برا بھلا کہنا اور اخبارات مین مضامین چھپوانا شروع کیا مگر عزت و ذلت خدا کے ہاتھ ہے عبدالحکیم اور ان کے مشیرون کے ہاتھ مین باوجود اس امر کے کہ عبدالحکیم نے مزیل حیثیت عرفی مضامین لکھے اس پر بھی ہم لوگون نے صبر کیا۔ اس لئے کہ عبدالحکیم ایک ایسے شخص ہین جن کو چند لونڈون کے سوائے شہر مین کوئی جانتا بھی نہین اور جن پر وہ حملہ کرتے ہین ان کی عزت وجاہت و علمی فضیلت شہر اٹاوہ کیا ہندوستان مین مشہور ہے۔ پس عبدالحکیم جیسے گمنام لوگون کی تحریر ان کے مقابلہ مین کب وقعت کی نظر سے دیکھی جا سکتی ہے مگر تعجب ہے کہ عبدالحکیم سا شخص برادر عزیز سید صادق حسین صاحب کی تحریر مندرجہ البدر و الحکم کو معمولی تحریر قرار دیتا ہے اور جناب مسٹر جی ایم سی رائٹ صاحب بہادر کلکٹر و مجسٹریٹ اٹاوہ اپنے سارٹیفکٹ مورخہ ۱۱ مئی سنہ ۱۹۰۰ء مین ان کی نسبت یہ تحریر فرماتے ہین ✤

Mr. Sadik Hosain is well known to me as one of the chief vakils of Etawah. He is an accomplished scholar & poet.

ترجمہ

میر صادق حسین کو مین اچھی طرح جانتا ہون وہ اٹاوہ کے اعلی درجہ کے وکیلون مین سے ہین وہ فاضل عالم اور شاعر ہین ✤

ایڈیٹر شحنۂ ہند بھی برادر عزیز سید صادق حسین صاحب کی تعریف صحیح صادق پر ریویو کرتے ہوئے پیرایہ مین بہت کچھ لکھا ہے مگر تعصب کے جوش نے اس معاملہ مین اسے بھی اندھا بنا دیا ہے وہ عبدالحکیم جیسے شخص کی تحریر کو صحیح سمجھتا ہے اور صادق کی تحریر کو غلط سمجھتا ہے ؎

برین عقل و دانش بباید گریست

الغرض ہماری محلہ کے مولابخش اور کلو حجام اور نتاب خان معمار ندر لودھ ملوا کے مرزا صاحب کے مرید ہو گئے اور عبدالحکیم صاحب اور ان کی ہمعصرون کو بہت ناگوار گذرا تو اونھون نے مرزا صاحب کی برائیان کر کے ان لوگون کو بہت کچھ بہکایا تاہم مولابخش تو ان کے قابو مین نہ آیا کلو حجام چونکہ اکثر مخالف الرائے اہل حدیث کے یہان حجامت بنایا کرتے تھے عبدالحکیم نے ان لوگون کو بھڑکایا کہ تمہارا حجام مرزائی ہو گیا اور دین اسلام سے پھر گیا۔ یہ سنکر اہل حدیث نے دباؤ ڈالا تو کلو مذکور اپنی کمزوری کی وجہ سے ظاہرا مرزا صاحب سے منکر ہو گیا مگر چونکہ ایک خواب کی بنا پر مرزا صاحب کا معتقد ہوا تھا اس لیے دل سے معتقد بنا رہا۔ عبدالحکیم نے اس موقعہ پر اپنی تحریر یکم ستمبر مین پبلک کو ایک سر دھوکہ دیا ہے یعنی وہ لکھتے ہین کہ البدر مین جو یہ لکھا ہے کہ فسخ بیعت کے بعد کلو ایک خواب کی بنا پر مرزا صاحب کا معتقد ہو گیا حالانکہ یہ غلط ہے البدر یا الحکم مین کہین نہین لکھا۔ ناظرین عبدالحکیم کی چالاکی اسی سے معلوم کر سکتے ہین ✤

نتاب خان معمار چونکہ عبدالحکیم کے چچا کے ہان تعمیر کے کام پر مقرر تھا ان کے دباؤ مین آکر مرزا صاحب کی بیعت سے دستکش ہو گیا اور اب بھی منکر ہے اگر یہ کارروائی پرائیویٹ طور پر ہوتی رہتی تو ہماری طرف سے ان معاملات مین کچھ دخل نہ دیا جاتا مگر جب عبدالحکیم نے جعلی خطوط ضمیمہ شحنۂ ہند مین مولابخش وغیرہ کی طرف سے اس مضمون کے چھپوائے کہ ہم مرزا صاحب کے مرید نہین ہین اور البدر و الحکم کی فہرست جعلی ہے تو اس فریب کی قلعی کھولنا ہم لوگون پر فرض ہو گیا اس لئے عزیزی سید صادق حسین نے مولابخش وغیرہ کے بیانات قلمبند کر کے اخبار الحکم مین چھپوا دئے اور البدر مین بھی ضمیمہ کی قلعی کھولدی یہ بیانات جو الحکم مین شائع ہوئے ہین سید اشفاق حسین ولد میر مشتاق علی صاحب منصف مرحوم کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہین جو عبدالحکیم مذکور کے بہنوئی ہین اور ان بیانات پر سید احسان حسین طالب العلم کی گواہی ثبت ہے جو عبدالحکیم کے حقیقی پھوپھی زاد بھائی اور شیعہ مذہب ہین علاوہ برین ان بیانات پر اسمٰعیل پہلوان اہلحدیث کی گواہی بھی ثبت ہے جو مولانا کریم الدین صاحب سرگروہ اہلحدیث اٹاوہ کی خدمت مین اکثر حاضر رہا کرتے ہین اور ان کے نزدیک بھی ایک معتمد شخص ہین۔ پھر عزیزی موصوف نے مزید اطمینان کے لئے البدر مین یہ بھی شائع کروایا تھا کہ عبدالحکیم و محمد احسن صاحب کوشش کر کے ان لوگون کے بیانات مولانا کریم الدین صاحب و مولوی حبیب علی صاحب وکیل میر عزیز حسن صاحب آنریری مجسٹریٹ کے روبرو قلمبند کرا کر شحنۂ ہند مین شائع ہونے کیلئے بھیجدین ...... ظاہر ہے کہ اس تدبیر سے جھوٹھ سچ بخوبی معلوم ہو سکتا تھا مگر عبدالحکیم و محمد احسن دونون نے اس بارہ مین خاموشی اختیار کی اور ایڈیٹر شحنۂ ہند نے بھی کچھ اسطرف توجہ نکی پس صاف ثابت ہو گیا کہ عبدالحکیم نے چند کی اغوا سے جعلی خطوط پبلک مین شائع کرائے اور صریح جھوٹھ تہمہ لگایا ✤

عزیزی میر صادق حسین کی ان تحریرات کے جواب مین عبدالحکیم نے یکم ستمبر کے ضمیمہ شحنۂ ہند مین ایک دوسرا مضمون شائع کرایا ہے جسمین بہت کچھ فضول گوئی و بدزبانی کر کے اپنی کے بعد امر بحث طلب کے متعلق صرف یہ لکھا ہے کہ مولابخش و کلو و نتاب خان نے مجھ سے خط لکھوائے اور یہ لوگ مرزا صاحب کے معتقد نہین ہین اگرچہ عبدالحکیم کی یہ تحریر بھی غلط بیانی سے خالی نہین ہے جیسا کہ مولابخش و کلو کے بیانات شائع شدہ سے ناظرین کو ظاہر

بہترین مذہب کے شائق کے سوالوں کے جوابات

گذشتہ اشاعت سے آگے

اسلام کا خدا

اسلام کا خدا وہ سچا اور کامل خدا ہے جس کے آگے ذرہ ذرہ ارض وسمٰوات کا ہر وقت اور ہر آن سجدہ کر رہا ہے تمام ارواح اور اجسام تمام مخلوقات اسی کے امر اور ارادہ سے ظہور پذیر ہوئی اسی کے وجود سے ہر ایک کا وجود اور اسی کے قیام سے ہر ایک کا قیام ہے کوئی چیز اس کے علم اور تصرف سے باہر نہیں - جامع جمیع صفات کاملہ - تمام رزائل سے منزہ معبود برحق احد وحدہٗ لاشریک ہے - رب العالمین ہے رحمان ہے رحیم ہے مالک یوم الدین ہے +

سب سے پہلے خدا تعالےٰ نے اپنا ذاتی نام اللہ کو بیان فرمایا جس کے معنے ہیں تمام صفات کا جامع اور تمام رذائل سے منزہ - یعنی ایسا بلحاظ علم کے اور قدرت کے - اور عظمت کے اور علو کے - اور کبریائی کے ہر ایک صفت میں ایسا کامل ہوں اور تمام رزائل سے منزہ ہوں - پھر اس کے بعد چار اسماء - بالترتیب بیان فرمایا یعنی رب - رحمان - رحیم - مالک -

اب ہم ان اسماء حسنہ کی مختصر شرح کرتے ہیں تاکہ طالب حق کی تسلی کا باعث ہو - ان چار صفات میں سے سب سے پہلے اللہ تعالےٰ نے صفت ربوبیت کو مقدم کیا کیونکہ یہ ایک ایسی صفت ہے جو فیضان اعم سے تعلق رکھتی ہے اور فیضان اعم وہ فیضان مطلق ہے کہ جو بلا تمیز ذی روح و غیر ذی روح افلاک سے لیکر خاک تک تمام چیزوں پر علی الاتصال جاری ہے اور ہر چیز کا عدم سے صورت وجود پکڑنا اور پھر وجود کا حد کمال تک پہنچنا اسی فیضان کے ذریعہ سے ہے اور کوئی چیز جاندار ہو یا غیر جاندار اس سے باہر نہیں +

ایسے وجود سے تمام ارواح اور اجسام کا ظہور ہوا اور ہوتا ہے اور ہر ایک چیز نے پرورش پائی اور پا رہی ہے یہی فیضان عام تمام کائنات کی جان ہے اگر ایک لمحہ منقطع ہو جائے تو تمام عالم نابود ہو جائے اور اگر یہ فیضان نہ ہوتا تو تمام مخلوقات میں سے کچھ بھی نہ ہوتا اس کا نام قرآن شریف میں ربوبیت ہے اور اسی وجہ سے خدا کا نام رب العالمین ہے +

پھر دوسرے قسم کا فیضان جو دوسرے مرتبہ پر واقعہ ہے فیضان عام ہے اس فیضان کی یہ تعریف ہے کہ یہ بلا استحقاق اور بغیر اس کے کہ کسی کا کچھ حق ہو سب ذی روحوں پر حسب حاجت ان کے جاری ہے کسی کے عمل کا پاداش نہیں اور اسی فیضان کی برکت سے ہر ایک جاندار جیتا اور کھاتا پیتا اور آفات سے محفوظ اور ضروریات سے متمتع نظر آتا ہے اور ہر ایک ذی روح کے لئے تمام اسباب زندگی کے جو اس کے لئے یا اس کی نوع کے بقا کے لئے مطلوب ہیں میسر نظر آتے ہیں اور یہ سب آثار اسی فیضان کے ہیں اور جو کچھ روحوں کو جسمانی ترتیب کے لئے درکار ہے سب کچھ دیا گیا ہے اور ایسا ہی جن روحوں کو علاوہ جسمانی ترتیب کے روحانی ترتیب کی بھی ضرورت ہے یعنی روحانی ترقی کے لئے استعداد رکھتے ہیں عین ضرورتوں کے وقتوں میں کلام الہی نازل ہوتا رہا ہے غرض اسی فیضان رحمانیت کے ذریعہ سے انسان اپنی کروڑہا ضروریات پر کامیاب ہے - سکونت کے لئے سطح زمین - روشنی کے لئے چاند - سورج - دم لینے کے لئے ہوا - پینے کے لئے پانی - کھانے کے لئے انواع واقسام کے رزق - علاج امراض کے لئے لاکھوں طرح کی ادویہ - پوشاک کے لئے طرح طرح کے لباس اور ہدایت پانے کے لئے صحف ربانی موجود ہیں +

تیسرا قسم فیضان کا فیضان خاص ہے یہ وہ فیضان ہے کہ اس میں جد وجہد - اور کوشش اور تزکیہ قلب اور دعا اور تضرع - اور توجہ الی اللہ اور ہر ایک طرح کا مجاہدہ جیسا کہ موقعہ ہو شرط ہے اور اس فیضان کو وہ پاتا ہے جو ڈھونڈتا ہے اور اسی پر وارد ہوتا جو اس کے لئے کوشش کرتا ہے اور یہ فیضان اس لئے ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں سعی کرنیوالے اور غافل رہنیوالے برابر نہیں ہو سکتے - جو لوگ دل کی سیاہی دور کر کے خدا کی راہ میں کوشش کرتے ہیں اور ہر ایک تاریکی اور فساد سے کنارہ کش ہو جانے میں ایک خاص رحمت ان کو شامل حال ہوتی ہے اسی فیضان کے لحاظ سے خدا کا نام رحیم ہے +

چوتھا قسم فیضان کا فیضان اخص ہے یہ وہ فیضان ہے کہ جو صرف محنت اور سعی پر مترتب نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے ظہور اور بروز کے لئے اول شرط یہ ہے کہ یہ عالم اسباب کہ جو ایک تنگ و تاریک جگہ ہے معدوم اور منعدم ہو جائے اور قدرت کاملہ حضرت احدیت کے بغیر آمیزش اسباب معتادہ کے برہنہ طور پر اپنا کامل چمکار دکھلا دے - کیونکہ اس آخری فیضان سے کہ جو تمام فیوض کا خاتمہ ہے جو کچھ پہلو فیضان کے نسبت عند العقل زیادتی اور کمال متصور ہو سکتی ہے وہ یہی ہے کہ یہ فیضان نہایت منکشف صاف طور پر ہو اور کوئی اشتباہ اور خفا اور نقص باقی نہ رہے - یعنی نہ مفیض کے بالارادہ فیضان میں کوئی شبہ رہ جاوے اور نہ فیضان کی حقیقی فیضان اور رحمت خالصہ اور کاملہ ہونے میں کچھ جائے کلام ہو بلکہ جس مالک قدیم کی طرف سے فیض ہوا ہے اس کی فیاضی اور جزا دہی روز روشن کی طرح کھلجائے - اور شخص فیض یاب کو بطور حق الیقین یہ امر مشہود اور محسوس ہو کہ حقیقت میں وہ مالک الملک ہے اپنے ارادہ اور توجہ اور قدرت خاص سے ایک نعمت عظمیٰ اور لذت کبریٰ اسکو عطا کر رہا ہے اور حقیقت میں اسکو اپنے اعمال صالحہ کی ایک کامل اور دائمی جزا کہ جو نہایت اصفیٰ اور نہایت اعلیٰ اور نہایت مرغوب اور نہایت محبوب ہے مل رہی ہے کسی قسم کا امتحان اور ابتلا نہیں

اور ایسے فیضان اکمل اور اتم اور ابقیٰ اور اعلیٰ اور اجلیٰ سے متمتع ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ بندہ اس عالم ناقص اور مکدر اور کثیف اور تنگ اور منقبض اور ناپائیدار اور مشتبہ الحال سے دوسرے عالم کی طرف انتقال کرے کیونکہ فیضان تجلیات عظمیٰ کا مظہر ہے جس میں شرط ہے کہ محسن حقیقی کا جمال بطور عریان اور بمرتبہ حق الیقین مشہود ہو اور کوئی رتبہ شہود اور ظہور اور یقین کا باقی نہ رہ جاوے اور کوئی پردہ اسباب معتادہ کا درمیان نہ ہو اور ہر ایک دقیقہ معرفت تامہ کا ممکن قوت سے حیز فعل میں آجائے اور نیز فیضان بھی ایسا منکشف اور معلوم الحقیقت ہو کہ اس کی نسبت آپ خدا نے یہ ظاہر کر دیا ہو کہ وہ ہر ایک امتحان اور ابتلا کی کدورت سے پاک ہے اور اس فیضان میں وہ اعلیٰ اور اکمل درجہ کی لذتیں ہوں جن کی پاک اور کامل کیفیت انسان کے دل اور روح اور ظاہر اور باطن اور جسم اور جان اور ہر ایک روحانی اور بدنی قوت پر ایسا اکمل اور ابقیٰ احاطہ رکھتی ہو کہ جس سے عقلاً اور خیالاً اور وہماً زیادہ متصور نہ ہو اور یہ عالم جو ناقص الحقیقت اور مکدر الصورت اور ہالکۃ الذات اور مشتبہ الکیفیت اور ضیق الظرف ہے ان تجلیات عظمیٰ اور انوار اصفیٰ اور عطیات دائمی کی برداشت نہیں کر سکتا +

اور وہ اشعۃ تامہ کاملہ دائمہ اسمیں سما نہیں سکتی بلکہ اس کے ظہور کے لئے ایک دوسرا عالم درکار ہے جو اسباب معتادہ کی ظلمت سے بکلی پاک اور منزہ اور ذات واحد قہار کی اقتدار کامل اور خالص کا مظہر ہے - ہاں اس فیضان اخص سے ان کامل انسانوں کو اسی زندگی میں کچھ حظ پہنچتا ہے کہ جو سچائی کی راہ پر کامل طور پر قدم مارتے ہیں اور اپنے نفس کے ارادوں اور خواہشوں سے الگ ہو کر بکلی خدا کی طرف جھک جاتے ہیں کیونکہ وہ مرنے سے پہلے مرتے ہیں اور اگرچہ بظاہر صورت اس عالم میں ہیں لیکن وہ درحقیقت دوسرے عالم میں سکونت رکھتے ہیں پس چونکہ وہ اپنے دل کو اس دنیا کے اسباب سے قطع کر لیتے ہیں اور عادات بشریہ کو توڑ کر اور یکبارگی غیر اللہ سے منہ پھیر کر وہ طریق جو خارق عادت ہے اختیار کر لیتے ہیں اس لئے خداوند کریم بھی ان کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرتا ہے اور بطور خارق عادت ان پر اپنے وہ انوار خاصہ ظاہر کرتا ہے جو دوسروں

خریداران البدر کو وی پی کی اطلاع

اس سے پیشتر ہم نے اطلاع دی تھی کہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۳ء سے وی پی ارسال کئے جاوین گے لیکن بعد ازان یہ ارادہ ملتوی کیا گیا کہ یہ ماہ کا آخر ہے اور ملازمت پیشہ احباب کو اس سے تکلیف ہوگی اور مناسب سمجھا گیا کہ ۵ دسمبر ۱۹۰۳ء سے ہر ایک صاحب کے نام وی پی ارسال کیا جاوے۔

اس لئے جن احباب کا سال ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۳ء کو ختم ہوگیا ہے یا ان کی طرف پچھلا بقایا ہے یا سال گذشتہ کی قیمت ابھی تک ادا نہین کی انکے نام ۱۹۰۳ء کی بقایا رقم اور آئندہ سال ۱۹۰۴ء کی پوری قیمت کا وی پی شروع دسمبر مین کیا جاوے گا۔

خریداروں کو کمیشن

دفتر البدر کی احمدیہ بک ایجنسی کی طرف سے جو کتب اور اشتہار ہوں ان پر کتب فروشوں یا زیادہ تعداد میں خریدنے والوں کو معقول کمیشن دیا جاوے گا

مینیجر

ہر قسم کی

مذہبی اور اخلاقی کتابیں بشرطیکہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت مین نہ ہوں دفتر البدر مین فروخت کے لئے کمیشن پر رکھی جاتی ہین اور اگر متواتر اشتہار دلانا ہو تو اشتہار کی اجرت الگ لی جاتی ہے ✦

مینیجر

ریویو آف ریلیجنز

اسلام کا ایک ماہوار رسالہ انگریزی اور اردو زبان مین الگ الگ قادیان سے شائع ہوتا ہے جسمین تمام دنیا کے مذاہب پر نظر ثانی کر کے سچا اور حقیقی مذہب پیش کیا جاتا ہے اور فطرتی اور طبعی مذہب اسلام پر جو اعتراضات کم فہمی سے عیسائیوں اور دیگر مذاہب نے کئے ہین انکے جوابات بڑی معقولیت اور بر جستگی سے دئے جاتے ہین یہ ایک ہی رسالہ ایسا ہے جو اسلام کو یورپ امریکہ اور آسٹریلیا مین ایک زندہ مذہب ثابت کر رہا ہے اور جس نے عیسائی دنیا کی کایا پلٹ دی ہے اس کی اس اثر اندازی کو خود اہل امریکہ اور یورپ نے تسلیم کر لیا ہے اس لئے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس کی اشاعت اور خریداری مین کوشش کرے اور جو لوگ سچے مذہب کے متلاشی ہین وہ اسے مزور اخذ بدین قیمت سالانہ رسالہ زبان انگریزی للعہ زبان اردو ۴؎ تمام درخواستین بنام منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان آنی چاہئین ✦

اعلان واجب الاذعان

مین نے کئی بار اخبار الحکم و البدر کے ذریعہ اپنے بھائیون کو اطلاع دی کہ کتاب الہامات مسیح کا مسودہ تیار ہے اس کی چھپائی کے لئے اور مصارف مطبع کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے اب مین پھر دوسری التماس کرتا ہون کہ جو حضرت اقدس علیہ السلام کے کل الہامات معہ ترجمہ ایک جگہ دیکھنا چاہتے ہین جلد ایک روپیہ پیشگی بھیجدین جو صاحب پیشگی قیمت ارسال فرماوین گے ان سے صرف ایک روپیہ لیا جاوے گا جو صاحب بعد خریداری کرین ان سے عہ لیا جاوے گا تمام چھپائی نہایت عمدہ کاغذ ولایتی۔ اعراب دے گئے ہین اور پیشگوئیون اور سوانح مسیح کی ایک خاص ترتیب رکھی گئی ہے قابل دید ہے اس کتاب کے لئے حضرت اقدس ع کا حکم الحکم مین شائع ہو چکا ہے **الملتمس عبد الحی عرب قادیان**

کتب مصنفہ عبد الحی صاحب

سلاسل الفضائل معہ ترجمہ قیمت فی جلد ۲؎ درخواستین بنام مفتی فضل الرحمان صاحب آنی چاہئین ✦

سلاسل التعلیم قیمت ۲ سیسیرۃ النبی قیمت . درخواستین بنام حکیم فضلدین صاحب آنی چاہئین ✦

مطبع انوار الاسلام قادیان

جبکہ ہم نے صرف اخبار البدر کی وقت پر اشاعت کے واسطے قائم کیا ہے تا کہ احمدی قوم کو اُن کے امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تازہ بتازہ حالات پہونچا دین اور چونکہ مطلق اخبار مطبع کی ایک ماہ کی مصروفیت کے لئے کافی نہین ہے جس سے نقصان کی زیر باری ہوتی ہے اس لئے جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی تصنیفات اور چھپائی کے کام مطبع مین ارسال فرما کر اس قومی اور دینی خدمت مین ہمارا ہاتھ بٹاوین ✦

ہم منشی محمد اسمعیل صاحب مہتمم کارخانہ لائل پور اور منشی ایس ایم یوسف صاحب عزیز انبالہ کے بڑے شکر گذار ہین کہ ہماری اس قسم کی سابقہ درخواست پر انہون نے اپنے چھپائی کے کام ہمین دئے ✦

ترک اسلام

ایک رسالہ جو کہ۔۔ عبد الغفور نامی نے آریہ مذہب کے اختیار کرنے کے دلائل مین لکھا تھا اس کا ابطال مولانا حکیم نور الدین صاحب نے لکھا ہے جو کہ ہمارے اہتمام سے طبع ہو رہا ہے۔ درخواستین بہت جلد مشتہر کے نام آنی چاہئین ✦

المشتہران

مفتی فضل الرحمان حکیم فضل الدین صاحب احمدی۔ قادیان ضلع گورداسپور

اخبار ہذا بعض تاجر اصحاب کی خدمت مین ارسال ہے اگر وہ اپنے اشتہارات بشرطیکہ فحش اور مبالغہ سے پاک ۔۔۔۔ ہون درج اخبار کرانا چاہین تو منیجر سے خط و کتابت کرین ✦

انوار الاسلام پریس قادیان دار الامان مین باہتمام منشی محمد افضل ۔۔۔۔۔۔ پروپرائٹر کے چھپکر شائع ہوا